سبق نمبر 40

[redacted]

گروپ کے راہنما، شاگرد بنانے کے اس سبق کیلئے دُعا کریں اور اس گروپ کو خدا کے حوالے کریں۔

[redacted]

بائبل کی ذیلی بھارت (1- سموئیل 9,10,12اور 14) سے خدا کے ساتھ چلتے ہوئے شخصی وقت میں آپ نے جو سیکھا ہے اسکو باری باری بیان کریں یا اپنے نوٹس میں سے پڑھیں۔ بیان کرنے والے کو سنجیدگی سے سُنیں اور قبول کریں، جو کچھ وہ بیان کرتا ہے اس کے بارے بحث نہ کریں۔

[redacted]

A- یاددہانی

پڑھیںلوقا 9:22-27۔

خود انکاری لوقا 9:23
اور اس نے سب سے کہا اگر کوئی میرے پیچھے آنا چاہے تو اپنی خودی کا انکار کرے اور ہر روز اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔ لوقا 9:23

یاددہانی کی اس آیت کو مفید بورڈ پر مندرجہ ذیل طریقے سے لکھیں۔

بائبل کی آیت کے حوالے کو کارڈ کی پچھلی جانب لکھیں۔

1۔ ضرور ہے کہ شاگردوں کا خود اوندھ دُکھ اُٹھائے، قتل کیا جائے اور جی اُٹھے۔

یہ پہلا موقع تھا جب یسوع نے اپنے دُکھ اٹھانے، مرنے اور جی اٹھنے کے بارے واضح طور پر پیشں گوئی کی۔ یسوع کے زمانہ میں بہت سے یہودی امید رکھتے تھے کہ ان کا مسیح اور نجات دہندہ آئیگا اور وہ ان کے دُشمنوں کو فتح کریگا۔ چنانچہ، یہ پیشں گوئی اس کے دُشمنوں کے لئے ایک خطرناک دھچکہ کی طرح آئی۔

لیکن اس کی موت کی پیشں گوئی نبیوں نے کی تھی۔ پرانے عہدنامہ کی قربانیاں اس کی قربانی کا عکس تھیں اور وہ خود یسوع کی مرضی سے تھیں۔

سبق نمبر 42 **کاپچہ-4 شاگرد**

یوحنا 10:11 میں اس نے کہا "اچھا چرواہا میں ہوں۔ اچھا چرواہا اپنے بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے"۔ یسوع جو کرنا چاہتا تھا وہ اسے کرنا ہی تھا۔ اس کی موت لازمی تھی (لوقا 24:44؛ اعمال 4L12)۔ گناہ کے خلاف خدا کے راست غصہ کو ٹھنڈا کرنے اور گناہوں کا مکمل کفارہ ادا کرنے کا یہی ایک راستہ تھا۔

غور کیجئے! کہ جس کو اسرائیل کے مذہبی قوائد کا پورا پورا دفاع کرنا چاہئے تھا انہوں نے اپنے نجات دہندہ کو مصلوب کر دیا۔ اسرائیل میں جو بزرگ صدر عدالت کے رکن تھے وہ یروشلیم میں اسرائیل کے شاہی گھرانوں کے افراد تھے۔ سردار کاہن، کہانت کرنے والے شاہی خاندانوں سے ہوتے تھے اور سردار کاہن بھی انہیں میں سے ہوتا تھا۔ شرع کے عالم پرانے عہدنامہ کے تربیت یافتہ اور علم الٰہی کے ماہر مسوح ہوتے تھے۔ ان کے کاموں میں شریعت کا مطالعہ، تفسیر، پھیلاؤ، نقل اور تعلیم دینا شامل ہوتا تھا۔

2۔ <u>شاگرد کے لئے ضرور ہے کہ وہ اپنی خودی کا انکار کرے (لوقا 9:23)۔</u>

یسوع مسیح کے پیچھے ہو لینا۔

الفاظ "پیچھے ہو لے" ایک شخص کے یسوع مسیح کے ساتھ بطور ایک شاگرد وابستہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ ہزاروں لوگ تھے جو یسوع کے پیچھے آتے تھے۔ وہ جہاں بھی جاتا اس کے پیچھے جاتے، اس کی تعلیم سنتے اور اس کے معجزات دیکھتے تھے۔ لیکن یہاں یسوع واضح طور پر بتاتا ہے کہ اس کا شاگرد ہونے سے کیا مراد ہے۔

اپنی خودی کا انکار کرے

ایک سچا شاگرد ضرور ہے کہ پہلے اپنی خودی کا انکار کرے۔ جب پطرس نے یسوع کا انکار کیا تو اس نے کہا "میں اس شخص کو نہیں جانتا"۔ یہاں انکار کا مطلب اس کو نہ جاننے کا فیصلہ ہے۔ اس سے تعلق نہ رکھنے کا فیصلہ کرنا، یہاں انکار کا مطلب ہے ہمیشہ کے لئے ایک بار اپنی پرانی انسانیت کا انکار کرنا۔ یعنی خدا کے فضل سے خالی شخص، نیا مخلوق نہ ہونا، خود غرض شخص ہونا۔ جب آپ اپنی خودی کا انکار کرتے ہیں تو ان تمام تعلقات کو ترک کر دیتے ہیں جو آپ فطری طور پر ہوتے ہیں۔ آپ اپنی حکمت، قوت، قابلیت اور مال و اسباب اور رتبہ پر بھروسہ کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس جب آپ اپنی خودی کا انکار کرتے ہیں تو اپنی نجات اور زندگی کے لئے خدا پر توکل رکھتے ہیں۔ چنانچہ انکار اس سے کرنا ہے جس پر آپ توکل، انحصار اور بھروسہ کرتے ہیں، جس سے سیکھتے ہیں اور جس کے ساتھ نجات اور زندگی کے لئے نجوے ہوتے ہیں۔ خود انکاری کا مطلب ہے ہر ایک گناہگارانہ چیز سے باز آنا یعنی ان باتوں سے جو خدا سے علیحدگی یا خدا کے خلاف بغاوت کو ظاہر کرتی ہیں۔ خود انکاری کی مثالیں 2- کرنتھیوں 8:9؛ متی 4:19:22؛ متی 9:9 اور فلپیوں 8-3:7 میں دیکھیں۔

3- <u>ایک شاگرد کے لئے ضرور ہے کہ وہ اپنی صلیب اُٹھائے (لوقا 9:23)۔</u>

صلیب اٹھانا عام طور پر سزا یافتہ شخص کی تصویر ہے جو اپنی صلیب اٹھا کر سزا کی جگہ تک جانے کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ تاہم یہاں ایک فرق ہے اس بات کے لئے سزا یافتہ شخص کو مجبور کیا جاتا ہے یسوع مسیح کا شاگرد وہ کام خوشی سے کرتا ہے۔ وہ ایذا رسانی، مصیبت، تردید اور تذلیل کو رضا کارانہ طور پر

قبول کرتا ہے جو مسیح سے اس کی وفاداری اور مسیح کے سبب سے اس کا خاص حصہ ہوگا۔ ہر شاگرد کی صلیب مختلف ہوگی۔

صلیب اٹھانے کی مثالیں مندرجہ ذیل ہیں
اعمال 5باب میں رسولوں کو گرفتار کر کے قید میں ڈالا گیا اور کوڑے مارے گئے کیونکہ وہ لوگوں کو انجیل کی منادی کرتے تھے۔ ان کی صلیب تشدد اور قید ہوتی تھی۔

اعمال 7باب میں ستفنس کو سنگسار کیا گیا کیونکہ اس نے اپنے سننے والوں کو "گردن کش اور دل اور کان کے ختنوں، ہر وقت روح القدس کی مخالفت کرنے والے اور اپنے ہی مسیح کو قتل کرنے والے" کہا (اعمال 7:51-52)۔ اس کی صلیب شہادت کی موت تھی۔

2- کرنتھیوں 11:23-28 میں پولس رسول اپنی صلیب کا خلاصہ بیان کرتا ہے "کیا وہ مسیح کے خادم ہیں؟ (میرا یہ کہنا دیوانگی ہے) میں زیادہ ہوں۔ محنتوں میں زیادہ، قید میں زیادہ، کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ، بار بار موت کے خطروں میں رہا۔ میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔ تین بار بیت گئے۔ ایک بار سنگسار کیا گیا۔ تین مرتبہ جہاز ٹوٹنے کی بلا میں پڑا۔ ایک رات دن سمندر میں کاٹا۔ میں بار بار سفر میں دریاؤں کے خطروں میں۔ ڈاکوؤں کے خطروں میں۔ اپنی قوم سے خطروں میں۔ غیر قوموں سے خطروں میں۔ شہر کے خطروں میں۔ بیابان کے خطروں محنت اور مشقت میں۔ جھوٹے بھائیوں کے خطروں۔ بھوک اور پیاس کی مصیبت میں۔ بار بار فاقہ کشی میں۔ سردی اور ننگے پن کی حالت میں رہا۔ اور باتوں کے علاوہ جن کا میں ذکر نہیں کرتا سب کلیسیاؤں کی فکر مجھے ہر روز آتی ہے"۔

مکاشفہ 1:9 میں ہم پڑھتے ہیں کہ یوحنا رسول خدا کے کلام کی منادی کرنے، تعلیم دینے اور یسوع مسیح کی گواہی دینے کی وجہ سے پطمس کے جزیرہ میں قید تھا۔ اس کی صلیب جلاوطنی تھی۔

4- <u>ایک شاگرد کے لئے ضرور ہے کہ یسوع مسیح کے پیچھے ہو لے (لوقا 9:23)۔</u>

ایک شاگرد یسوع کے پیچھے چلنا شروع کرتا ہے اور پھر چلتا ہی رہتا ہے۔

بائبل میں پیچھے ہو لینے سے مراد ہے یسوع پر ایمان رکھنا۔ یوحنا 6:66-69 میں ہم پڑھتے ہیں کہ شاگرد یسوع کو خدا کا قدوس ماننے کی وجہ سے بعد یسوع کے پیچھے بنا ہے اور نہ اس کے پیچھے چلنا ترک کرتا ہے جس طرح بہت سے لوگوں نے کیا تھا۔

پیچھے چلنے کا مطلب ہے یسوع کے نقش قدم پر چلنا۔ 1-پطرس 2:21 میں ہم پڑھتے ہیں "اور تم اسی لئے بلائے گئے ہو کیونکہ مسیح بھی تمہارے واسطے دکھ اٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا تا کہ اس کے نقش قدم پر چلو"۔

پیچھے چلنے کا مطلب ہے یسوع کے حکم کو ماننا۔

پیچھے چلنے کا مطلب ہے یسوع کی خدمت کرنا۔ یوحنا 12:26 میں ہم پڑھتے ہیں "اگر کوئی شخص میری خدمت کرے تو میرے پیچھے ہو لے اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہوگا"۔

اس آیت میں یسوع مسیح توقع رکھتا ہے کہ اس کا شاگرد ہر روز یہ کرے۔ خود انکاری، صلیب اٹھانا اور یسوع مسیح کے پیچھے ہو لینا حقیقی تبدیلی اور مسلسل پاکیزگی ظاہر کرنے کا ایک اور راستہ ہے اور یہ ایک ہی وقت میں خدا کی بخشش اور انسان کی ذمہ داری ہے۔

5- شاگرد کے لئے ضرور ہے کہ یسوع مسیح کی خاطر اپنی جان دے (لوقا 9:24-25)۔

لوقا 9:24-25 کہتا ہے "کیونکہ جو کوئی اپنی جان بچانا چاہتا ہے وہ اسے کھوئے گا اور جو کوئی میری خاطر اپنی جان کھوئے وہی اسے بچائیگا۔ اور وہ آدمی اگر ساری دنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کو کھو دے یا اس کا نقصان اٹھائے تو اسے کیا فائدہ ہوگا؟"۔ جان کا ترجمہ زندگی کیا جا سکتا ہے۔

لفظ "جان"، "اپنی زندگی" میں۔

آیت 24 کے پہلے نصف میں لفظ "جان" خدا کے فضل سے علیحدہ شخص کی غیر مادی یا پوشیدہ ہستی کو بیان کرتا ہے۔ یہ اس کی جان کائی مخلوق، جنے ہر سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنی جان، ہستی یا زندگی بچانا چاہتا ہے یعنی اگر وہ اپنی گنہگار زندگی، اپنے مال و اسباب، خوشی، ظاہر داری، رتبہ، شہرت اور اپنے لئے جینے کی خواہشات سے چپکا رہتا ہے تو پھر وہ اپنی جان یا زندگی کھوئے گا۔ خدا اس کی جان اور زندگی کے لئے جو بھی مقصد رکھتا تھا وہ بہت چھوٹا ہو جائے گا جب تک یہ دوزخ میں ہلاک نہیں ہو جاتا۔ مثال کے طور پر لوقا 12:16-21 میں ایک دولت مند جوان آدمی نے اپنے آپ سے کہا "اور اس نے ان سے ایک تمثیل کہی کہ کسی دولتمند کی زمین میں بڑی فصل ہوئی۔ پس وہ اپنے دل میں سوچ کر کہنے لگا کہ میں کیا کروں کیونکہ میرے ہاں جگہ نہیں جہاں اپنی پیداوار بھر رکھوں؟ اس نے کہا میں یوں کرونگا کہ اپنی کوٹھیاں ڈھا کر ان سے بڑی بناؤنگا اور ان میں اپنا سارا اناج اور مال بھر رکھونگا اور اپنی جان سے کہونگا اے جان! تیرے پاس بہت برسوں کے لئے بہت سا مال جمع ہے۔ چین کر۔ کھا پی۔ خوش رہ۔ مگر خدا نے اس سے کہا اے نادان! اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کر لی جائیگی۔ پس جو کچھ تو نے تیار کیا ہے وہ کس کا ہوگا؟ ایسا ہی وہ شخص ہے جو اپنے لئے خزانہ جمع کرتا ہے اور خدا کے نزدیک دولتمند نہیں"۔

لفظ "جان"، "اپنی زندگی" میں۔

آیت 24 کے دوسرے نصف میں لفظ "جان" اس شخص کے غیر مادی یا پوشیدہ باطنی ہستی کو بیان کرتا ہے جو خدا کے فضل کے ذریعہ اثر ہو چکا ہے یعنی نئے سرے سے پیدا ہو چکا ہے۔ جب ایک شخص اپنی جان، ہستی یا زندگی مسیح کی خاطر کھو دیتا ہے یعنی اپنی زندگی پوری طرح مسیح کو دے دیتا ہے اور اس دنیا میں مسیح کی خدمت کرتا ہے تو وہ اپنی جان یا زندگی بچائے گا۔ اس کی اندرونی ہستی اور ظاہری زندگی زیادہ اطمینان، خوشی اور خاص کر تعلقات اور جینے کے مقصد میں تجربہ کی حد تک بڑھ جائے گی۔ جو لوگ یسوع کے شاگرد بننا چاہتے ہیں وہ ان پر زور دیتا ہے کہ وہ اندر سے تبدیل ہو کر خود غرض زندگی نہ گذاریں بلکہ ظاہری طور پر تبدیل ہوں اور اپنی زندگی اس کے لئے اور اس کی بادشاہی کے لئے جئیں۔ مثال کے طور پر:

متی 10:37-39 میں یسوع الفاظ استعمال کرتا ہے "اپنی جان کو کھوئیگا" یا اپنے باپ اور اپنی ماں یا اپنے بیٹے اور بیٹی سے زیادہ اس سے محبت رکھنے کے" سیاق و سباق میں ہے۔

متی 16:21-25 میں یسوع الفاظ استعمال کرتا ہے "اپنی جان کو کھوئیگا" یہ مسیح کے ساتھ پیچھے جانے اور مسیح اور اس کے کلام کی خاطر دکھ اٹھانے کے "سیاق وسباق میں ہے۔

یوحنا 12:24-25 میں یسوع الفاظ استعمال کرتا ہے "اپنی جان کو کھوئیگا" یہ "مسیح کی بے ریا خدمت" کے سیاق وسباق میں ہے۔

لوقا 17:30-33 میں یسوع الفاظ استعمال کرتا ہے "اپنی جان کو کھوئیگا" یہ "یسوع کی دوسری آمد پر اس کے ساتھ جانے کو تیار ہونے" کے سیاق وسباق میں ہے۔

یسوع مسیح ہمارے تعلقات میں اپنے مقصد کے لئے ہماری مسیحی خدمت کی زندگی میں ہماری مکمل بندگی مانگتا ہے۔ آدمی اگر ساری دنیا کو اس کے مالی خزانوں، خوشیوں اور رتبہ سمیت حاصل کرے اور اس عمل میں اپنی زندگی کا نقصان اٹھائے جو خدا اسے دے سکتا تھا تو وہ کچھ بھی حاصل نہیں کرتا بلکہ ہر چیز کا نقصان اٹھاتا ہے۔

6- ایک شاگرد کو چاہئے کہ جسمانی طور پر یسوع مسیح کے ساتھ پیچھا جائے (لوقا 9:27)۔

لوقا 9:26 کہتی ہے "کیونکہ جو کوئی مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائیگا ابن آدم بھی جب اپنے اور اپنے باپ کے اور پاک فرشتوں کے جلال میں آئیگا تو اس سے شرمائیگا"۔

7- خدا کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتے ہوئے دیکھنا (لوقا 9:27)۔

لوقا 9:27 کہتا ہے "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ان میں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعض ایسے ہیں کہ جب تک خدا کی بادشاہی کو دیکھ نہ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے"۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ یسوع کے شاگردوں میں سے بعض اس کی بادشاہی کو قدرت کے ساتھ آتے ہوئے دیکھیں گے؟ (مرقس 9:1)؟ لوقا 9:26-27 آپس میں تعلق رکھتے ہیں۔ یہ زمین پر اس کے کلام کے آغاز اور اختتام کو بیان کرتے ہیں۔ آیت 26 میں یسوع اپنی دوسری آمد کی بات کرتا ہے جب وہ جلال اور ہزاروں فرشتوں کے ساتھ بادلوں پر آئے گا۔ اس وقت وہ ان تمام لوگوں کی عدالت کریگا جو کسی بھی وقت زمین پر رہتے ہونگے۔ وہ ان کی عدالت اس بنا پر کریگا کہ وہ اسے جانتے ہیں یا نہیں اور وہ اس کے پیچھے چلتے رہیں یا نہیں۔

آیت 27 یسوع زمین پر اپنی بادشاہی کے آغاز یعنی اپنے جی اٹھنے، آسمان پر جانے اور تخت نشین ہونے، روح القدس کے نزول اور پہلی صدی کے دوران بہت سی قوموں میں انجیل کے فوری پھیلاؤ کی بات کرتا ہے۔ یسوع خدا کی قدرت سے جی اٹھنے کے بعد کائنات کی سب قوموں سے بالاتر خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے۔ اس نے اپنے شاگردوں پر روح القدس نازل کیا اور ان کو کام کرنے کی قوت بخشی (انسیوں 1:19-21، اعمال 1:8)۔ اس کے سینکڑوں پیروکاروں نے اپنے جی اٹھنے کو دیکھا (1- کرنتھیوں 15:6)۔

B- یاددہانی اور نظر ثانی

1: لکھیں۔ بائبل کی آیت کو خالی کارڈ یا اپنی نوٹ بک کے صفحے پر لکھیں۔

2: یاددہانی۔ بائبل کی آیت کو صحیح طریقے سے یاد کریں۔ مثلاً انکاری: لوقا 9:23۔

3: نظر ثانی۔ دو دو ہو کر ایک دوسرے کی پچھلی یاد کی ہوئی آیتوں کو چیک کریں۔

[redacted]

بائبل کے مطالعہ کے پانچ اقدامی طریقہ کو استعمال میں لاتے ہوئے ایک ساتھ مل کر متی 4:1-11 کا مطالعہ کریں۔

قدم 1: پڑھیں۔ **خدا کا کلام**

پڑھیں۔ آیئے ہم مل کر متی 4:1-11 کو پڑھیں۔ باری باری ایک ایک آیت کو پڑھیں جب تک پڑھائی مکمل نہ ہو جائے۔

قدم 2: دریافت کریں۔ **مشاہدات**

غور کریں: اس عبارت میں سے کونسی سچائی آپ کیلئے اہم ہے؟ یا کونسی سچائی نے آپ کے دل و دماغ کو چھوا ہے؟

پڑھیں: ایک یا دو سچائیوں کو جو آپ نے سمجھی ہیں دریافت کریں، انکے بارے میں سوچیں اور اپنے خیالات کو نوٹ بک میں درج کریں۔

بیان کریں: (جب گروپ کا ہر شخص دو منٹ تک سوچ اور لکھ چکے تو اب انکو باری باری بیان کرنے دیں)۔ باری باری جو سب نے دریافت کیا ہے اسکو بیان کریں۔ آیئے ہم نے جو کچھ دریافت کیا ہے وہ ہماری باری ایک دوسرے سے بیان کریں۔

(دوسرے لوگوں نے جو کچھ دریافت کیا ہے اس کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔ یاد رہے کہ ہر چھوٹے گروپ میں لوگ مختلف چیزوں کو بیان کریں گے لازمی نہیں کہ انہی چیزوں کو)۔

4:4

دریافت نمبر 1: محاورہ "لکھا ہے"۔

یسوع جب بھی بائبل میں سے کوئی حوالہ پیش کرتا تو یہی محاورہ استعمال کرتا تھا۔ یہاں متی میں یسوع نے پرانے صحیفہ میں سے تین بار استثنا 6 اور 8 کا حوالہ دیا۔ یسوع بائبل کی کا جامع واقفیت رکھتا تھا۔ وہ بائبل کو زندگی اور تعلیم کے لئے آخری سند اور دلیل کے لئے اخلاق کی آخری عدالت سمجھتا تھا۔ وہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے بائبل کو استعمال کرتا تھا۔ وہ لوگوں کو تبلیغ اور تنبیہ کرنے کے لئے بائبل کو استعمال کرتا تھا۔ وہ لوگوں کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بائبل کو استعمال کرتا تھا۔ اور اس نے ابلیس کی آزمائشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بھی بائبل کو استعمال کیا۔

4:11

دریافت نمبر 2: ابلیس یسوع کے پاس سے چلا گیا۔

بعض اوقات ابلیس ہمیں کو بھی آزماتا ہے جیسا کہ وہ یکے بعد دیگرے آزمائشوں کا ایک سلسلہ لے کر آسکتا ہے تا کہ ہم ہمیں کو ہرا سکے، ناکام کرے

اور شکست دے سکے۔ تاہم یہ واضح کائنات کرتا ہے کہ ہم مسیحی ابلیس کی آزمائشوں پر غالب آ سکتے ہیں۔ چنانچہ خدا ابلیس کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ ہمیں آخر تک آزماتا رہے۔ آزمائش کے خلاف ایک جنگ کے بعد ابلیس چلا جائے گا۔ لیکن ہم مسیحیوں کو ہمیشہ چوکنے رہنا چاہئے کیونکہ وہ یقیناً ہمیں ہرانے کے لئے دوبارہ کوشش کریگا۔

قدم نمبر 3: سوال	**وضاحتیں**

غور کریں: اس عبارت میں آپ کسی چیز کے متعلق کونسا سوال پوچھنا چاہیں گے؟

آیئے ہم متی 4:1-11 میں سے تمام سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور جو باتیں ابھی سمجھ میں نہیں آئیں ان کے متعلق سوال پوچھیں۔

قلم بند کریں: اپنے سوالات کو ممکن حد تک واضح مرتب کریں۔ پھر اپنے سوال کو اپنی نوٹ بک میں قلم بند کریں۔

بیان کریں: (گروپ کے تمام ارکان کے دو منٹ تک سوچنے اور لکھ چکنے کے بعد ہر شخص اپنا سوال بیان کرے)۔

گفتگو کریں: (پھر چند سوالات چن لیں اور گروپ میں ان پر بائبل پیت کے ذریعے جواب دینے کی کوشش کریں) (مندرجہ ذیل مثالیں ان سوالوں کی ہیں جو طالبعلم پوچھ سکتے ہیں اور بائبل پیت کے متعلق نوٹس ہیں)۔

4:1

سوال نمبر 1: ابلیس کون ہے؟

نوٹس۔ ابلیس وہ فرشتہ ہے جس کو آسمان سے گرا دیا گیا تھا۔ وہ خدا اور نجات کے بارے خدا کے منصوبے کی مخالفت کرتا ہے۔ شیاطین کے لشکر اور دنیا میں بے ایمانوں کو قابو میں رکھتے ہوئے وہ انجیل کی منادی کو روکنا چاہتا ہے۔ وہ لوگوں کو خدا کو رنجیدہ کرنے والے گناہوں کی آزمائش میں ڈالتا اور بے ایمانوں کو اپنی مرضی کے تابع کرنے کی کوشش کرتا ہے (2-تمتھیس 2:26)۔ وہ خوفناک دشمن ہے اور مسیحی اس کا مقابلہ صرف خدا کی قدرت سے کر سکتے ہیں۔ اس کا طریقہ کار پہلے انسان کو گناہ کی آزمائش میں ڈالنا ہے۔ جب یہ گناہ میں گر جاتے ہیں تو وہ ان کے خلاف ہو جاتا ہے اور خدا کے سامنے ان پر الزام لگاتا ہے (زکریاہ 12:10)۔ سب سے بڑھ کر ابلیس جھوٹا ہے اور سب جھوٹوں کا باپ ہے (یوحنا 8:41-44)۔

4:1

سوال نمبر 2: آزمائش کیا ہے اور انسان کو آزمائش میں کون ڈال سکتا ہے؟

نوٹس۔ آزمائش ایسی چیز ہے جو ہمارے لئے گناہ کا سبب بنتی ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے جو خدا کے مقصد کو خراب کرتی ہے۔ آزمائش ہماری زندگی کو ہمیشہ شکست میں نیچے کی طرف کھینچنا چاہتی ہے۔ ہم مندرجہ ذیل باتوں میں آزمائے جاتے ہیں:

ہماری اپنی گنہگار فطرت ہمیں آزمائش میں ڈال سکتی ہے۔

یعقوب 1:13-15 ہم پڑھتے ہیں "جب کوئی آزمایا جائے تو یہ نہ کہے کہ میری آزمائش خدا کی طرف سے ہے کیونکہ نہ تو خدا بدی سے آزمایا جا سکتا ہے اور نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔ ہاں۔ ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھنچ کر آزمایا جاتا ہے۔ پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے"۔

شریر دُنیا ہمیں آزمائش میں ڈال سکتی ہے۔

شریر دُنیا میں آزمائش کی بہت سی اقسام ہیں۔ 1-یوحنا 2:15-17 میں یوحنا رسول کہتا ہے کہ یہ آزمائشیں ان چیزوں سے آتی ہیں جو ہم دیکھتے ہیں جنکو ہم عملی طور پر کرنے کی بجائے اپنے دل میں چاہتے ہیں۔ جو لوگ شریر دُنیا سے تعلق رکھتے ہیں ان کی آنکھیں ممنوعہ چیزوں کی خواہش کرتی ہیں۔ ان کا دل بدی کی چیزوں کی طلب کرتا ہے۔ پھر ان کا پورا دن حقیقت میں وہ کرتا ہے جو غلط ہے۔ گناہ کر چکنے کے بعد وہ اپنی کوتاہی پر شیخی بھی مارتے ہیں۔ وہ بدی پر فخر کرتے ہیں۔ وہ ہنسی خرافات کاری پر فخر کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو دھوکہ دینے پر فخر کرتے ہیں۔ وہ ہمسائیوں کی مخالفت پر فخر کرتے ہیں۔ وہ لوگوں کو قتل کرنے پر فخر کرتے ہیں۔ یوحنا رسول تنبیہ کرتا ہے کہ اس قسم کی شریر دُنیا اور اس کی خواہش یقیناً ختم ہونے والی ہے۔

ابلیس ہمیں آزمائش میں ڈال سکتا ہے۔

ابلیس ایک شیر کی مانند ہے جو دھاڑتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے (1-پطرس 5:8؛ افسیوں 6:16)۔ اس کی خواہش ہے کہ لوگوں کو گناہ کی آزمائش یعنی خدا کے مقصد کے خلاف کاموں میں ڈالے۔

4:2

سوال نمبر 3: **یسوع نے چالیس دن اور رات فاقہ کیا۔ کیا آج مسیحیوں کو بھی فاقہ کرنا چاہیے؟**

نوٹس۔

متی 6:5-18 میں دُعا اور روزہ۔

روزہ رکھنا پرانے عہدنامہ کی رسمی شریعت کا حصہ تھا۔ یسوع کی پہلی آمد پر روزہ منسوخ ہو گیا (متی 9:14-15؛ 2:18-22؛ افسیوں 2:14-15)۔ پہلی صدی عیسوی کے آخری حصہ میں بعض مذہبی حلقوں میں روزہ ریاضت کی صورت میں واپس آ گیا۔ لیکن متی 17:21؛ 6:13b کی طرح متی کی کتاب کا حصہ نہیں تھا۔ یسوع مسیح نے مسیحیوں کو دُعا کرنا سکھایا۔ وہ ان سے فاقہ کشی کا تقاضہ نہیں کرتا اور وہ ان کو روزہ رکھنے سے منع بھی نہیں کرتا۔ اگر مسیحی روزہ رکھنا چاہیں تو کسی کو بتائے بغیر رکھ سکتے ہیں (متی 6:16-18)۔

متی 9:14-15 میں روزہ۔

روزہ/فاقہ کشی یسوع کی غیر موجودگی کا ایک حصہ تھا۔ متی 9:15 میں یسوع نے سکھایا کہ "یسوع نے ان سے کہا کیا براتی جب تک دُلہا انکے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئینگے کہ دُلہا ان سے جدا کیا جائیگا۔ اس وقت وہ روزہ رکھیں گے"۔ مسیح دُلہا ہے اور مسیحی دُلہن ہیں۔ یوحنا 3:29؛ 16:16-22 میں مسیح تعلیم دیتا ہے کہ مسیحی صرف اس وقت فاقہ کشی اور ماتم کریں گے جب دُلہا ان سے "تھوڑی دیر" کے لئے جدا ہوگا۔ یہ "تھوڑی دیر" سب سے پہلے تین دن کا وہ عرصہ تھا جب یسوع قبر میں تھا اور دوسری بار اس کے آسمان پر جانے اور اپنا روح نازل کرنے کے درمیان دس دن کا عرصہ تھا۔ روح القدس نازل ہونے کے بعد ان کی خوشی لوٹ آئی اور کوئی ان کی خوشی کو چھیننے کا نہیں۔ روح القدس میں اور اس کے وسیلہ سے یسوع مسیح اس دُنیا کے آخر تک مسیحیوں کے ساتھ ہے (متی 28:20؛ یوحنا 14:16-17)۔

متی 9:16-17 میں روزہ۔

پھر مسیح یہ کہتا ہے کہ نئی کے پرانی مشکوں میں نہیں ڈالتے۔ اگر ڈالیں تو مشکیں پھٹ جائیں گی اور مے بہہ جائیگی۔ نئی مے کو نئی مشکوں میں ڈالتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔

پرانے عہدنامہ کے دَور میں لوگوں سے صرف ایک دن کی ''خود انکاری'' کا تقاضہ کیا جاتا تھا اور وہ کفارہ کا دن ہوتا تھا (احبار 16:26-32؛ 1407 ق م)۔ یسعیاہ نبی (740 ق م) بڑے واضح طور پر تعلیم دیتا ہے کہ ''خود انکاری'' کا مطلب کوئی چیز کھانے اور پینے سے باز رہنے سے بالکل فرق ہے۔

فاقہ کشی ''خود انکاری'' کی قسم جو خدا نے معین کی ہے وہ ہے کہ ظلم کی زنجیریں توڑیں اور ظالم کے بندھن کھولیں اور مظلوموں کو آزاد کریں بلکہ ہر ایک جوئے کو توڑ ڈالیں۔ اپنی روٹی بھوکوں کو کھلائیں اور مسکینوں کو جو آوارہ ہیں اپنے گھر میں لائیں اور جب کسی کو ننگا دیکھیں تو اسے پہنائیں اور اپنے ہم جنس (خاندان کے حاجت مند افراد) سے روپوشی نہ کریں (1-تیمتھیس 5:4,8)۔ اس کا مطلب ہے کسی پر انگلی اٹھانے اور حاسدانہ گفتگو سے باز رہنا، اپنی روٹی کسی بھوکے کو کھلانا اور مسکینوں کی ضروریات کو پورا کرنا (یسعیاہ 58:6-12)۔

تاہم، جلاوطنی کے بعد (538 ق م) یہودی ''خود انکاری'' کی تشریح بطور ''روزہ'' کرتے تھے اور اس کو رسمی شریعت کے پاک اعمال کا حصہ بنا لیا تھا۔ جلاوطنی کے بعد وہ چوتھے، پانچویں، ساتویں اور دسویں مہینے کے دوران روزہ رکھتے تھے اور انہوں نے جان بوجھ کر ان باتوں کو فراموش کر دیا تھا جو پچھلے انبیا (یسعیاہ) نے ''خود انکاری'' کے متعلق سکھائی تھیں (زکریہ 7:5-10؛ 8:19)۔ یسوع کے دَور میں بھی فریسی ہفتہ میں دو بار روزہ رکھتے تھے (لوقا 18:12)۔

''پرانی'' سے متی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو جلاوطنی کے دَور کے بعد یہودیوں کے کردار کی علامت بن گیا تھا اور ''پرانی مشکیں'' روزوں کے ایام اور یہودیوں کے فاقہ کشی کے کاموں کی رسموں کو پیش کرتی ہیں۔ ''نئی'' سے ''نجات اور برکت کو پیش کرتی ہے جو مسیح لایا اور ''نئی مشکیں'' مسیحیوں کی خوشی سے بھری پرستش کو پیش کرتی ہیں (یوحنا 4:23-24؛ انسیوں 5:18-20)۔ نجات کی خوشی فاقہ کشی کے ماتم کے ساتھ ایک جگہ نہیں رہتی۔ نجات کی خوشی کا نتیجہ ایک نئے انداز میں خدا سے تعلق رکھنے اور اس کی خدمت کرنے میں ملتا ہے۔ فاقہ کشی کے پرانے طریقہ میں خوشی شامل نہیں ہوتی تھی۔

یسوع مسیح کے مرنے اور جی اٹھنے نے رسمی شریعت کو پورا کیا (متی 5:17؛ موقوف کیا (کلسیوں 2:14) اور منسوخ کر دیا (انسیوں 2:15)۔ اب روزہ مذہبی تقاضہ نہیں اور دوبارہ اس کا تعارف بطور مذہبی رسم نہیں کروایا جا سکتا۔ مسیحی اگر چاہیں تو روزہ رکھ سکتے ہیں لیکن دوسروں پر روزہ کو مسلط نہیں کر سکتے۔

4:2-4

سوال 4- ابلیس کی طرف سے یسوع کی پہلی آزمائش کیا تھی؟

نوٹس: چالیس دن فاقہ کرنے کے بعد یسوع کو بھوک لگی۔ ابلیس نے یسوع کے سامنے پیش کیا کہ بیابان کے چند پتھروں کو روٹیاں بنانے پتھروں کو روٹیاں بنانے سے یسوع اپنی جسمانی حاجت کو پورا کرنے والا ہوتا۔ پہلی آزمائش میں ابلیس نے یسوع کی یہ آزمائش نہیں کی کہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتا ہے یا نہیں۔ اس نے یسوع کے اعتماد کو توڑنے کی کوشش کی کہ خدا اس کی جسمانی اور مادی ضروریات کا خیال رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ اس نے یسوع کی بات اسی

کے ہاتھ میں دے کر اور خدا سے الگ ہو کر کام کرنے کی آزمائش کی۔ یسوع خدا کے لکھے ہوئے کلام پر توکل رکھنے سے اس آزمائش پر غالب آیا۔ اگر خدا ایک لفظ بولنے سے اجرام فلکی اور ساری زمین کو خلق کر سکتا ہے تو پھر یسوع کو اعتماد تھا کہ خدا اس کی روزمرہ ضروریات کو بھی صرف ایک ہی لفظ سے پورا کر سکتا ہے۔

4:4

سوال 5- "ہر بات جو خدا کے مُنہ سے نکلتی ہے" کے کیا معنی ہیں؟

نوٹس: "ہر بات جو خدا کے منہ سے نکلتی ہے" خدا کا زور آور کلام ہے جس کے وسیلہ سے اس نے کائنات کو خلق کیا (عبرانیوں 11:3) اور آج تک اس کو سنبھالے ہوئے ہے (عبرانیوں 1:2-3)۔ خدا نے اپنے منہ کے کلام سے بیابان میں اسرائیلیوں کے لئے خوراک مہیا کی اور ان کا دھیان رکھا۔ خدا نے اپنے منہ کے کلام سے ایسی شرائط پیدا کیں اور قائم رکھیں جنہوں نے چالیس دن طوفان کشتی کے بعد بیابان میں یسوع کا دھیان رکھنا تھا۔ ابلیس کا تو ماننا تھا کہ عام روٹی ہی زندہ رہنے کے لئے لازمی ہے مگر یسوع نے ثابت کر دیا کہ روٹی بلکہ خدا کے منہ کی زور آور باتیں ہی زمین پر زندگی اور تندرستی کا ذریعہ ہیں۔

4:5-7

سوال 6- ابلیس کی طرف سے یسوع کی دوسری آزمائش کونسی تھی؟

نوٹس: ابلیس نے یسوع کو چیلنج کیا کہ اپنے آپ کو نیچے کے ٹکرے سے گرا کر خدا کو آزمائے کہ خدا کے فرشتے حقیقتاً اس کو اپنے ہاتھوں پر اٹھاتے ہیں یا نہیں۔ دوسری آزمائش میں ابلیس نے یسوع کی آزمائش خدا پر بھروسہ رکھنے کے لئے کی۔ اس کی آزمائش فائق الفطرت پہلو کی تھی اور اس نے یسوع کی آزمائش کی کہ کوئی نمائشی یا ولولہ انگیز کام کر کے دکھائے۔ ابلیس چاہتا تھا کہ یسوع کسی حماقت سے کچھ ثابت کرے۔ وہ چاہتا تھا کہ یسوع اپنے آپ کو بلند عمارت سے نیچے گرا کر ثابت کرے کہ خدا اس کو بچائے گا۔ وہ یسوع کو ورغلانا چاہتا تھا کہ وہ خدا پر غلط اعتماد رکھتا ہے۔ وہ یسوع کو آزمانا چاہتا تھا کہ وہ خدا پر ان چیزوں کے لئے بھروسہ رکھتا ہے جس کا اس نے وعدہ ہی نہیں کیا۔ اس نے ایمان کے نعم البدل گمان اور خدا کی راہنمائی کی تابعداری کے لئے تکبر کی آزمائش کی۔ اس نے یسوع کو آزمایا کہ وہ خدا پر تجربہ کرے اور پرکھے کہ خدا ہے بھی یا نہیں۔ اس نے کہا کہ بلند عمارت سے چھلانگ لگا کر یسوع ثابت کر سکتا ہے کہ خدا زندہ ہے اور اس نے وہ کر دکھایا جس کا وعدہ بائبل میں کیا تھا۔ چنانچہ خدا کا وعدہ تھا کہ وہ ان لوگوں کی فکر کریگا جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ خدا نے احمقانہ آزمائش کرنے والے لوگوں کو بچانے کا وعدہ نہیں کیا تھا۔ ابلیس نے یسوع کی آزمائش ان پہلوؤں میں کی جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ یسوع نے اس آزمائش پر غالب آنے کے لئے بائبل کا دوسرا حوالہ دیا جو کہتا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر۔

خدا پر بھروسہ رکھنے اعتماد کی مثالیں درج ذیل ہیں۔ اگر میں خدا سے کہتا ہوں کہ مجھے ایک بیماری سے شفا بخش دے لیکن ساتھ ہی غیر صحت مند زندگی گذارتا ہوں تو پھر میں خدا پر جھوٹا اعتماد رکھتا ہوں۔ اگر میں ایک غیر اخلاقی یا غیر طبعی ویڈیو دیکھتا ہوں اور ساتھ ہی دعا کرتا ہوں کہ "اے خداوند میری آنکھوں کو بطلان پر نظر کرنے سے باز رکھ" (زبور 119:37) تو میں خدا پر جھوٹا اعتماد رکھتا ہوں۔ یسوع فرماتا ہے کہ میں خدا کی آزمائش ان شرائط پر نہیں کرونگا جن میں میں خدا پر جھوٹا اعتماد رکھوں۔

4:6

سوال 7- کیا یسوع کو بائبل کی اُن باتوں پر عمل نہیں کرنا چاہیے جن کا حوالہ شیطان نے دیا تھا؟

نوٹس: شیطان نے یسوع کو زبور 12-11 :91 کا حوالہ دیا تھا۔ زبور نویس نے خدا کے لوگوں کے فائدہ میں خدا کے فرشتوں کے کام کی نشاندہی کی تھی (عبرانیوں 1:14 ؛ 2-پطرس 28:12)۔ مثال کے طور پر ایک فرشتہ ایماندار کی راہنمائی کرتا ہے (پیدائش 24:7) اور فرشتے ایمانداروں کی حفاظت کرتے ہیں (2- سلاطین 17-6:16 ؛ زبور 34:7)۔

لیکن شیطان نے یسوع کو آزمانے کے لئے بائبل کو غلط استعمال کیا۔ اس نے زبور 12-11 :91 کو خدا کی آزمائش کی دعوت میں بدل دیا تاکہ دیکھے کہ وہ یسوع کو بچاتا ہے یا نہیں۔ یوحنا 8:44 میں یسوع فرماتا ہے کہ ابلیس جھوٹا ہے اور جھوٹوں کا باپ ہے۔ ابلیس کبھی سچ نہیں بولتا۔ بائبل کی باتیں تو سچی ہیں لیکن خدا کے مخالفین ان کو توڑ مروڑ سکتے ہیں

بائبل کی باتوں کو خدا کے ارادہ کے مطابق سمجھا جانا چاہیے چنانچہ بائبل کی باتوں کی تشریح اس کی تاریخی ترتیب اور سیاق وسباق میں اصلی عبرانی اور یونانی الفاظ کے مطابق اور ساری بائبل کی تعلیم سے ہم آہنگی میں کی جانی چاہیے۔ جب ان اصولوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے یا جان بوجھ کر انہیں فراموش کیا جاتا ہے تو پھر بائبل کے الفاظ کی تشریح غلط ہو سکتی ہے اور یہی ابلیس چاہتا ہے دنیا میں بہت سے جھوٹے استادوں کا بھی یہی سوچا سمجھا ارادہ ہے وہ ظاہری طور پر بائبل کو مانتے ہیں لیکن دراصل وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے بائبل پر اپنی تعبیروں کو مسلط کرتے ہیں۔

یسوع ابلیس کے ارادوں سے واقف تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ابلیس بائبل کے غلط معنی اخذ کر رہا ہے۔ یسوع نے اس کے حملہ کا مقابلہ بائبل کا حوالہ اصلی معنی کے مطابق دینے سے کیا۔ یسوع نے کہا کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر۔

4:8-9

سوال 8- کیا یہ بات سچ ہے کہ ساری دُنیا ابلیس کی ہے؟

نوٹس:

ابلیس کا جھوٹا دعویٰ

ابلیس شیخی مارتا ہے کہ زمین کی ساری بادشاہی اس کی ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ دُنیا کی سب سلطنتیں اسے دی گئی ہیں (لوقا 7-4:5)۔ ہمیں دھوکا نہیں کھانا چاہیے کہ ابلیس جھوٹا ہے اور بہانہ باز ہے (یوحنا 2:8:44- کرنتھیوں 11:14)۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگ مانیں کہ ساری دُنیا اسی کے قبضہ میں ہے۔ بہرحال اسکی شیخی خالی فینکی ہے اور اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

لفظ "دُنیا" (یونانی: Kosmos) بائبل میں کئی طرح سے استعمال ہوا ہے۔

اس کے صحیح معنوں کا تعین سیاق وسباق کرتا ہے۔

دُنیا بطور منظم کائنات (یوحنا 1:10;17:5,24)، زمین (یوحنا 21:25)۔

دُنیا بطور انسانی تاریخ کی تماشگاہ۔ زمین کے لوگ، بنی نوع انسان

(یوحنا 18:36-37;17:18;16:21,28;14:31;12:46;11:27;3:19;1:1-9-یوحنا 4:1,3;4:9)۔

دُنیا بطور عوام (یوحنا 7:4;14:22)۔

دُنیا بطور کھویا ہوا انسان: خدا کا نکالا ہوا، گناہ کے پوچھے تلے دبا ہوا، خدا کی راست عدالت کا سزاوار اور نجات کا محتاج (یوحنا 3:19)۔

دُنیا پس منظر کے امتیاز کے بغیر۔ یوحنا 3:19 کے مطابق کھوئے ہوئے انسان کی دُنیا میں اضافی سوچ کے ساتھ: لوگ نسلی، قومی یا زبان کے اعتبار سے امتیاز کے بغیر (یوحنا 12:32;11:52;9:5;8:12,51;6:33;3:17;3:16;1:1:29-یوحنا 4:42;2:2;4:14-15)۔ یہ دُنیا کو بطور ابلیس کی سلطنت پیش نہیں کرتے جو کھلم کھلا خدا، مسیح اور مسیحیوں کی دشمن ہو (یوحنا 1:15:18-یوحنا 5:19)۔ خدا ہی کو پسند نہیں کرتا اور اس طرح ہی کرنے اور خدا سے نفرت کرنے والوں کو بھی پسند نہیں کرتا (رومیوں 1:8؛ زبور 5:4-6؛ زبور 11:5؛ یعقوب 4:4)۔ یہ ان سارے لوگوں کو بھی پیش نہیں کرتا "جو اس دُنیا میں پہلے تھے"۔

شریر دُنیا یوحنا 3:19 کے مطابق کھویا ہوا انسان، میں اضافی سوچ کے ساتھ: وہ لوگ جو بدی کرتے ہیں اور خدا، مسیح اور مسیحیوں کے کھلم کھلا مخالف ہیں (یوحنا 2:15-17;3:1-13;4:4-5;5:4,5,19-1:7:7;8:23;12:31;14:17,30,31;15:18;17:9,14-16,25)۔ صرف یہ دُنیا ابلیس کے قبضہ میں ہے (1-یوحنا 5:19)۔ لیکن ابلیس سچے مسیحیوں کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

چنے ہوئے لوگوں کی دُنیا وہ سب لوگ جن کو خدا نے اس دُنیا کی سب قوموں میں سے چنا ہے۔ صرف یسوع مسیح ہی ان کا نجات دہندہ ہے (یوحنا 1:4:4-یوحنا 4:14)۔ یسوع صرف انہی کے گناہوں کا کفارہ ادا کرتا ہے۔

صرف شریر دُنیا ابلیس کے قبضہ میں ہے۔

جب یوحنا رسول کہتا ہے کہ ساری دُنیا ایک شریر کے قبضہ پڑی ہوئی ہے (1-یوحنا 5:19) تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ دُنیا کا ہر ملک اور سبھی لوگ ابلیس کے قبضہ میں ہیں۔ 1-یوحنا 5:19 میں "دُنیا" ساری زمین نہیں اور مسیحیوں کی دُنیا بھی نہیں لیکن صرف گنہگار دُنیا ہے۔ بے ایمان سے مراد وہ لوگ ہیں جو ابھی تک اپنے گناہوں کے غلام یسوع مسیح کی مخالف خلوتیں شریر لوگ اور ابلیس کے شیاطین کی فوج ہیں۔ ابلیس نئے مخلوق کو نقصان نہیں پہنچا سکتا (1-یوحنا 5:18)۔ چنانچہ ابلیس دُنیا میں تمام شریر لوگوں پر قبضہ رکھتا ہے لیکن وہ اس لئے کہ خدا اس کو یہ کرنے کی اجازت دیتا ہے (ایوب 1:12؛ 1-کرنتھیوں 5:5)۔ ابلیس مسیحیوں پر چلتے ہوئے تیر (آزمائش) چلا سکتا ہے (افسیوں 6:16)۔ لیکن وہ مسیحیوں پر قبضہ بھی نہیں کر سکتا (1-یوحنا 4:4) اور مسیحیوں کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اس پر اس کا اختیار نہیں (رومیوں 8:28)۔

ساری کی ساری دُنیا یسوع مسیح کے ہاتھوں میں ہے۔

پرانے عہدنامہ کے دَور میں۔ پرانے عہدنامہ کے دَور میں بھی ساری دُنیا کا مالک اور حاکم اعلیٰ خدا تھا، ابلیس نہیں (زبور 2:

زبور 145:10 ;93:1-2 ;29:10 ;9:7 ؛یرمیاہ 32:17,27)۔ مثال کے طور پر خداوند نے ایک ہی رات میں شریر فوجیوں کے سارے شریر لشکر کو تہہ تیغ کر دیا (یسعیاہ 37-37:36)۔

یسوع مسیح کی زمینی زندگی کے دوران۔ جب یسوع مسیح زمین پر تھا تو وہ پہلے ہی جانتا تھا کہ خدا باپ نے سب چیزیں اس کے اختیار میں کر دی ہیں (یوحنا 13:3)۔ یسوع مسیح نے کبھی کسی پاک جنگ میں حصہ نہیں لیا اور اس نے ہر ایک پاک جنگ کی مخالفت یہ کہہ کر کی کہ جو کوئی تلوار کھینچتا ہے وہ تلوار سے ہلاک کیا جائیگا (متی 26:52)۔ یسوع خدا باپ کو پکارنے کا اختیار رکھتا تھا اور خدا ایک دم اس کے کہنے پر فرشتوں کے بارہ لشکر (بارہ لشکر) بھیج سکتا تھا۔ یعنی یسوع مسیح نے شریروں کو نیست کرنے کے لئے اپنی قدرت کو استعمال نہ کیا کیونکہ اس کا مقصد بہت بلند تھا یعنی کتاب مقدس کے نبیوں اور شریعت کو پورا کرنا (متی 26:53-54,5:17)۔ یسوع کسی بھی شریر آدمی کے پاس مسیح اور مسیحیوں پر اختیار نہ ہوتا اگر ان کو آسمان کے خدا کی طرف سے نہ دیا جاتا (یوحنا 19:11)۔

یسوع مسیح کی موت۔ جب یسوع مسیح مرا تو ابلیس کو آسمان پر سے گرا دیا گیا جہاں وہ فخر کے ساتھ ایمانداروں پر الزام لگایا کرتا تھا (ایوب 1:6 ؛مکاشفہ 12:7-12) اور اس کو زمین پر بھی اس کے عہدہ سے نکال دیا گیا جہاں وہ دنیا کے تمام ممالک اور اقوام سے خدا کے پیغام کو دور رکھنے کی کوشش کرتا تھا (دانی ایل 10:13-14 ؛متی 24:14 ؛12:28-30 ؛یوحنا 1:12:31-32 ؛یوحنا 3:8 ؛مکاشفہ 20:1-3)۔

یسوع مسیح کا جی اٹھنا۔ یسوع مسیح کے مُردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد آسمان اور زمین کا کُل اختیار یسوع مسیح کا ہے (متی 28:18)۔ یسوع مسیح کے جی اٹھنے کے بعد ابلیس اور اس کی ساری قوتیں اور زمین پر اس کی ساری سلطنتیں، سارے جھوٹے مذہب بھی پوری طرح اس کے تابع ہیں (افسیوں 1:20-22 ؛مکاشفہ 5:8-14)۔ یسوع مسیح جی اٹھنے کے بعد ساری دنیا سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے (یوحنا 12:32)۔ ان کو ابلیس کے قبضہ سے چھینتا ہے اور ہمیشہ کے لئے بادشاہی میں لے آتا ہے (کلسیوں 1:13)۔ یسوع مسیح شریر دنیا پر غالب آچکا ہے اور شریر دنیا ہمیشہ کے لئے یسوع مسیح کے فتح کئے ہوئے ملک میں رہتی ہے (یوحنا، مکمل حال مطلق) (یوحنا 16:33)۔ اب یسوع مسیح بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے (مکاشفہ 19:16 صفحہ 33)۔ یسوع مسیح کے ساتھ مل کر مسیحی ہر قوم سے لوگوں کو مسیح کے پاس جمع کرتے ہیں (متی 2:12:30- تھسلنیکیوں 2:25-26)۔

4:8-10

سوال 9- ابلیس کی طرف سے یسوع کی تیسری آزمائش کیا ہے؟

نوٹس: ابلیس نے یسوع کو آزمایا کہ خدا کو چھوڑ کر ابلیس کو چُن لے۔ اس نے یسوع کو دنیا کی طاقت کے علاقہ میں آزمایا۔ غالباً ایک تصور کے ذریعے ابلیس نے ساری سلطنتیں دکھائیں۔ پھر اس نے وعدہ کیا کہ اگر وہ جھک کر اس کو سجدہ کرے تو وہ دنیا کی ساری سلطنتیں اسے دے دیگا۔ تیسری آزمائش میں ابلیس نے یسوع کو آزمایا کہ وہ خدا کی بجائے ابلیس پر بھروسہ کرے۔ ابلیس چاہتا تھا کہ یسوع صلیب اٹھائے بغیر ہی جلال اور ساری دنیا کی سلطنتوں کا تاج حاصل کرنے کے لئے مختصر راستہ اختیار کرے (زبور 8 - 6 : 2 ؛عبرانیوں 5 : 5 ; 5 - 1 : 1)۔ لیکن ابلیس جھوٹا ہے (2- کرنتھیوں 11:14) اور ایک نقلی چہرہ رکھتا ہے تاکہ لوگ مان لیں کہ وہی نور کا پیغمبر ہے (2- کرنتھیوں 11:14)۔ ابلیس یقیناً دنیا کی کسی بھی سلطنت کا مالک یا قابض نہیں (زبور 145:13;146:10)۔ چنانچہ جو اس کے پاس ہے ہی نہیں وہ دے نہیں سکتا۔ اس آزمائش پر بھی یسوع بائبل کا

حوالہ دے کر غالب آیا جو کہتا ہے کہ صرف خداوند ہی سجدہ اور خدمت کے لائق ہے۔

آج بھی ہم لوگوں کو دیکھتے ہیں جو مندروں میں جاتے اور بتوں کے ساتھ سودے بازی کرتے ہیں مثال کے طور پر اگر "ویوتا" اس کی خواہش پوری کرے تو وہ بدلہ میں "ویوتا" کے لئے کچھ کریگا۔ اور ہم لوگوں سے جھوٹے وعدے والے "ویوتا" کو دیکھتے ہیں۔ صرف جھوٹے مبلغ ہی جھوٹے وعدے کرتے ہیں۔ ہم بہت سے ایسے لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں جو اخباروں، کتابوں اور رسالوں میں لکھے ہوئے جھوٹوں پر یقین رکھتے ہیں۔ ابلیس بڑی شدید کوشش کر رہا ہے کہ لوگ بائبل کے زندہ خدا کی بجائے کسی اور چیز پر ایمان لائیں۔ ابلیس کی اصلی خواہش ہے کہ لوگ زندہ خدا کی بجائے اس کو سجدہ کریں۔ یسوع فرماتا ہے کہ لوگ صرف خدا کو سجدہ کریں جس نے اپنے آپ کو بائبل میں ظاہر کیا ہے۔

سوال 10- کیا مسیحی آزمائشوں پر فتح پا سکتے ہیں؟

نوٹس: 1- کرنتھیوں 10:31 میں ہم پڑھتے ہیں کہ "پس تم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب خدا کے جلال کے لئے کرو"۔

خدا مسیحیوں سے اپنی وفاداری کا اظہار اس طرح کرتا ہے کہ کسی ان پر برداشت سے باہر آزمائش کو آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور خدا ہر مسیحی کو اس کی زندگی میں ہر آزمائش سے بچا کر سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ چنانچہ مسیحی اگر چاہیں تو آزمائش پر غالب آ سکتے ہیں۔

قدم نمبر 4:	عمل	اطلاقات

غور کریں ۔ اس عبارت میں کونسی سچائیاں مسیحیوں کے لئے ممکن اطلاقات ہیں؟

بیان اور قلم بند کریں۔ آیئے ہم ایکدوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال کریں اور متی 4:1-11 سے ممکن اطلاقات کی فہرست تیار کریں۔

غور کریں ۔ خدا کس عمل کو آپکے ذاتی اطلاق میں جاننا چاہتا ہے؟

قلم بند کریں ۔ اپنی نوٹ بک میں اپنا شخصی اطلاق قلم بند کریں۔ اپنا شخصی اطلاق بیان کرنے میں آزادی محسوس کریں۔

(یاد رکھیں کہ ہر گروپ میں لوگ مختلف سچائیوں پر عمل کریں گے یا ایک ہی سچائی کے مختلف اطلاقات بنائیں گے۔ ممکن اطلاقات کی فہرست مندرجہ ذیل ہے)۔

1- متی 4:1-11 سے ممکن اطلاقات کی مثالیں۔

4:1 یاد رکھیں کہ بعض اوقات خدا ایک مسیحی کو ایسی کیفیت میں ڈالتا ہے جہاں وہ گناہ سے آزمایا جا سکے۔ تاہم خدا اس کی آزمائش جڑ سے کرتا ہے (یعقوب 1:13) اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ وہ گناہ میں گر جائے۔ مگر خدا اس کو آزمانا چاہتا ہے (یعقوب 1:12) اور اسکو خدا پر توکل کرنا اور خدا کی وفاداری پر بھروسہ کرنا سکھاتا ہے تاکہ خدا بچنے کا کوئی راستہ فراہم کریگا (1- کرنتھیوں 10:13)۔ ایک آزمائش پر غالب آنا کردار کی تربیت ہے (برداشت اور ثابت قدمی) (یعقوب 1:2-4) اور آزمانے والے شیطان کے روبرو خدا کو جلال دینا ہے (ایوب 1:21-22؛ متی 4:10)۔

4:2 یاد رکھیں کہ خدا کا بیٹا یسوع ہے ہم نہیں۔ اگرچہ یسوع نے بیابان میں چالیس دن فاقہ کیا، بائبل کہیں بھی تقاضہ نہیں کرتی کہ مسیحیوں کو فاقہ کرنا چاہئے۔ اگر آپ بھی روزہ رکھنا چاہیں تو ظاہر ہے بغیر رکھ سکتے ہیں (متی 6:16-18)۔

4:3 یہ مت بھولیں کہ ابلیس خاص طور پر مسیحیوں کو آزماتا ہے کیونکہ اب اس کے قبضہ میں نہیں ہیں (کلسیوں 1:13؛ یعقوب 1:4:7-؛ پطرس 9-5:8)

4:4 روٹی پر زندہ رہنا یعنی خدا کے منہ سے نکلنے والی ہر بات پر بھی زندہ رہنا۔ چاکہ کے ایک مسیحی نے ایک اہم فیصلہ کیا کہ "بائبل نہیں تو ماشہ نہیں" مسیح کے وقت وہ ماشہ سے پہلے بائبل کی باتوں پر غور کرتا تھا۔

4:5 یاد رکھیں کہ ابلیس آپ کی کلیسیا کے اندر بھی آپ کو گناہ میں آزمانے کی کوشش کریگا۔ اس کو موقع نہ دیں۔

4:6 یاد رکھیں کہ ابلیس بائبل کو غلط استعمال کریگا اور آپ سے اپنی مرضی کروانے کے لئے بائبل کی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کریگا۔ ہر روز بائبل کو پڑھا کریں اور اس کو اس طرح سمجھنا سیکھیں جس طرح خدا چاہتا ہے۔ پھر آپ ابلیس کے جھوٹوں کو شناخت کرنے کے قابل ہوں گے۔

4:7 جب ابلیس آپ کو آزماتا ہے تو اس سے کہیں "یسوع مسیح کے نام میں بھاگ جا" یا اس کو بائبل میں سے کوئی حوالہ سنائیں۔ مثال کے طور پر کہیں "بائبل میں یوں لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے خدا کی آزمائش نہ کر"۔

4:8 یاد رکھیں کہ ابلیس آپ کو ایسی جگہ لے جانے کی کوشش کریگا جہاں وہ آپ کو آزما سکے۔ آزمائش کی جگہوں سے بچیں۔

4:9-10 یاد رکھیں کہ ابلیس کی تمام آزمائشوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ آپ زندہ خدا کو سجدہ کرنا بند کردیں اور ابلیس کی پرستش شروع کریں۔ اس کے ناپاک ارادہ کو دیکھنے اور یہ کہنے سے خدا کی گواہی کا موقع پیدا کریں کہ آپ صرف زندہ خدا کو سجدہ اور اسی کی خدمت کرتے ہیں۔

2- شخصی اطلاقات کی مثالیں

a- میں چاہتا ہوں کہ جب بھی میری آزمائش ہو میں بائبل کو استعمال کروں۔ میں ابلیس کی آزمائشوں کا جواب بائبل میں خدا کے جواب سے دینا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میں ہر روز بائبل پڑھوں گا تاکہ بائبل کو اچھی طرح سے جان سکوں اور جب بھی ابلیس میری آزمائش کرے اس کا جواب دے سکوں۔

b- میں کافی حد تک آگاہ ہوں کہ جب ابلیس مجھے بری کے لئے آزماتا ہے اس کا اصل مقصد خدا کے ساتھ میرے تعلق کو توڑنا ہوتا ہے۔ اس کی آزمائشیں خدا پر میرے عدم اعتماد یا خدا پر جھوٹا اعتماد یا خدا کی بجائے ابلیس پر اعتماد کا سبب بننا چاہتی ہیں۔ تاہم، مجھے ہوشیاری سے اس کا مقابلہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ صرف میرا ہی نہیں بلکہ خدا کا بھی دشمن ہے۔

قدم نمبر 5:	دعا	جواب
متی 4:1-11 میں جو کچھ خدا نے ہمیں سکھایا ہے آئیں اس میں ایک سچائی کے متعلق باری باری دعا کریں۔		
(آپ نے بائبل کے مطالعہ میں جو کچھ سیکھا ہے اس کے جواب میں دعا کریں۔ صرف ایک یا دو جملوں میں دعا کرنے کی مشق کریں۔ یاد رکھیں کہ گروپ میں لوگ مختلف معاملات کے لئے دعا کریں گے۔		

[redacted]

دو دو یا تین تین کی جماعت میں دعا جاری رکھیں۔ ایک دوسرے اور دنیا کے لوگوں کیلئے بھی دعا کریں۔

[redacted]

(**گروپ کے راہنما** گروپ کے ممبروں کو گھر پر تیاری کرنے کا کام ایک صفحے پر لکھ کر دیں یا انکو نقل کرنے کے لئے دیں)۔

1: عہد، شاگرد بنانے کا عہد کریں۔

گروپ یا کسی ایک فرد کے ساتھ مل کر متی 4:1-11 کی تعلیم دیں یا منادی کریں یا مطالعہ کریں

2: خدا کے ساتھ شخصی وقت، 2- سموئیل 15,17,18 اور 22 کے ذریعے خدا کیساتھ ہر روز شخصی وقت بتائیں اور سوالات کے طریقہ کو استعمال کریں، نوٹس بنائیں

3: یاددہانی، خود انکاری: لوقا 9:23۔ روزانہ پچھلی یاد کی ہوئی 5 آیتوں کو دہرائیں۔

4: دعا، کسی خاص بندے یا چیز کیلئے خدا سے اس ہفتہ دعا کریں اور پھر دیکھیں کہ خدا کیا کرتا ہے جواب دیتا ہے (زبور 5:3)

5: اپنی نوٹ بک کو اپ ڈیٹ کریں، خدا کے ساتھ اپنے شخصی وقت، یاددہانی کے نوٹس اور بائبل کے مطالعہ اور اس تیاری کے نوٹس شامل کریں۔